فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۱۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): شلوار ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): شلوار ٹخنے سے نیچے رکھنا اعلانیہ کبیرہ گناہ ہے، ایسے شخص کو امام مقرر کرنا جائز نہیں، یہ متکبر ہے، جو لائق امامت نہیں۔

(سوال): نامحرم عورت سے میل ملاپ کرنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسے شخص کو امام مقرر نہیں کرنا چاہیے۔

(سوال): اگر مردوں کی صف میں کوئی عورت کھڑی ہو جائے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مردوں کی صفوں کے بعد عورتوں کی صفیں ہوتی ہیں۔ عورت یا عورتوں کو نماز کے لیے مرد یا مردوں کے برابر کھڑا نہیں ہونا چاہیے، لیکن اگر کسی مجبوری کی بنا پر یا غلطی سے ایسا ہو جائے، تو نماز باطل نہیں ہوتی، کیوں کہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔

بعض مذاہب میں محاذات کی چند صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو کہ درجِ ذیل ہیں:

''① عورت کا امام کے آگے یا برابر ہونا، اس سے امام اور اس عورت اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

② عورت کا امام اور مقتدی مردوں کی صف کے درمیان میں یا مقتدی مردوں کی صفوں کے درمیان میں کھڑا ہونا، اس صورت میں ایک عورت اپنے پیچھے والی صرف پہلی صف کے محاذی ایک مرد کی نماز فاسد کرے گی اور دو عورتیں

صرف پیچھے والی پہلی صف کے دو محاذی مردوں کی نماز فاسد کریں گی اور تین عورتیں پیچھے والی تمام صفوں کے تین تین محاذی مردوں کی نماز فاسد کریں گی اور تین سے زیادہ عورتیں صفِ تام کے حکم میں ہونے کی وجہ سے پیچھے والی تمام صفوں کے تمام آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔

ایک یا دو عورتیں آگے ہونے کی صورت میں اگر ان کے اور مردوں کے درمیان سترہ بقدرِ ایک ہاتھ حائل ہوگا تو مانع فساد ہوگا۔ اس سے کم مانع فساد نہیں۔ اور تین یا زیادہ عورتیں آگے ہونے کی صورت میں سترہ حائل ہونے کا اعتبار نہیں اور فسادِ نماز کا حکم بدستور برقرار رہے گا۔

③ عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑا ہونا، پس ایک عورت تین آدمیوں کی نماز فاسد کرے گی۔ ایک اپنے دائیں اور ایک بائیں اور ایک پیچھے والی پہلی صف کے اپنی سیدھ والے آدمی کی اور دو عورتیں چار آدمیوں کی، یعنی ایک دائیں اور ایک بائیں اور دو پیچھے والی پہلی صف کے اپنی سیدھ والے دو آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔ اور تین عورتیں ایک ایک دائیں بائیں والے آدمی کی اور پیچھے والی ہر صف کے تین تین محاذی آدمیوں کی آخر صفوں تک نماز فاسد کریں گی اور تین سے زیادہ عورتیں دائیں اور بائیں والے ایک ایک آدمی کی اور پیچھے والی تمام صفوں کے تمام آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔

④ ایک ہی صف میں ایک طرف آدمی ہو اور ایک طرف عورتیں ہوں اور ان کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، تو صرف اس ایک آدمی کی نماز فاسد ہوگی، جو عورت کے متصل محاذی ہوگا اور باقی آدمیوں کی نماز درست ہو جائے گی،

کیوں کہ یہ آدمی باقی آدمیوں اور عورتوں کے درمیان بمنزلہ سترہ ہو جائے گا۔
⑤ قدِ آدم یا زیادہ اونچا چبوترہ یا سائباں یا بالا خانہ وغیرہ ہے اور اس کے اوپر مرد ہیں اور نیچے ان کے محاذی عورتیں ہیں یا اس کے برعکس یعنی عورتیں اوپر ہیں اور نیچے ان کے محاذی مرد ہیں، تو یہ قدِ آدم اونچائی مانع فسادِ نماز ہو جائے گی اور مردوں کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ قدِ آدم سے کم اونچائی مانع فساد نہ ہوگی۔''

(فتاوی دار العلوم زکریا از مفتی رضاء الحق :276/2)

یہ ایسا الجھاؤ ہے، جس کی کوئی توجیہ قرآن وحدیث سے ہو سکتی ہے، نہ عقل سلیم سے۔ بلا دلیل نماز کو باطل قرار دینا، شریعت کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''عورت مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی نہیں ہوگی، کیوں کہ اس میں فتنے کا خدشہ ہے۔ عورت اس حکم شرعی کی مخالفت کرے (اور مردوں کے برابر کھڑی ہو جائے)، تو جمہور اہل علم کے نزدیک اس کی نماز ہو جائے گی، احناف کہتے ہیں عورت کی نماز، تو ہو جائے گی، البتہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ بہت عجیب فتویٰ ہے۔ اس کی توجیہ میں بھی بعض لوگوں نے تکلفسے کام لیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ عورتوں کو پیچھے رکھو، جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔ یہ حکم وجوب کے لیے ہے اور 'حیث' ظرف مکان ہے۔ نماز کے علاوہ کوئی مقام ایسا نہیں، جہاں عورتوں کو پیچھے رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جب عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، کیوں کہ اس نے عورت کو پیچھے کرنے والے حکم پر عمل نہیں کیا۔ اس فتوے

کو نقل کر دینا ہی کافی ہے، چہ جائے کہ اس کا جواب دینے کی زحمت کی جائے۔ ہم ایسی باتوں سے بچنے کے لیے اللہ کی مدد چاہتے ہیں۔ غصب شدہ کپڑے میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اور اسے کپڑے اتار دینے کا حکم ہے، لیکن اگر وہ اس حکم کی مخالفت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے تو گناہ ہوگا، مگر اس کی نماز ہو جائے گی۔ جب یہ ہے تو اس شخص کی نماز کو درست قرار کیوں نہیں دیا جاتا، جس کے برابر میں ایک عورت خود آ کر کھڑی ہو جائے؟''

(فتح الباري : 212/2)

جن مذاہب کے مطابق اس صورت میں نماز نہیں ہوتی، انہوں نے بھی اسے بعض مواقع پر جائز قرار دے رکھا ہے۔ مثلا:

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں محاذات (عورتوں کے مردوں کے برابر ہونے) کے باوجود علما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

علامہ ملا علی قاری حنفی (1014ھ) لکھتے ہیں:

لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلٰى إِبْطَالِ الصَّلَاةِ حَالَ الْمُحَاذَاةِ .

''اس میں محاذات کی صورت میں نماز کے باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔''

(شرح النِّقاية :204/1)

مفتی رضاء الحق صاحب، دار العلوم زکریا، جنوبی افریقا لکھتے ہیں:

''مفتی اعظم پاکستان، ہمارے استاذ محترم، حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ بھی حرم میں محاذات کے باوجود نماز کی صحت کا فتوی دیتے تھے۔''

(فتاوی دار العلوم زکریا:281/2)

فائدہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

أَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ .

''ان عورتوں کو پیچھے رکھو، جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔''

(مصنّف عبد الرزّاق : 149/3، ح : 5115، صحيح ابن خُزَيمة : 1700، المُعجَم الكبير للطَّبَراني : 295/9، ح : 9484، 9485، المطالب العالية لابن حجر :391)

سند اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ اس کا مرفوع ہونا بے اصل ہے:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْخَبَرُ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ .

''یہ حدیث موقوف ہے، مرفوع نہیں۔''

(صحيح ابن خزيمة، تحت الحديث : 1700)

علامہ زیلعی حنفی لکھتے ہیں:

حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَرْفُوعًا .

''اس حدیث کا مرفوع ہونا تعجب خیز ہے۔'' (نصب الراية : 36/2)

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

لَمْ يَثْبُتْ رَفْعُهُ فَضْلًا عَنْ كَوْنِهِ مِنَ الْمَشَاهِيرِ .

''اس کا مشہور ہونا تو درکنار، مرفوع ہونا بھی ثابت نہیں۔''

(فتح القدير :360/1)

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

هٰذَا غَيْرُ مَرْفُوعٍ .

”یہ حدیث مرفوع نہیں۔“

(البِناية في شرح الهِداية : 342/2)

سوال: اگر سجدہ میں دونوں پاؤں اٹھ جائیں، تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: سجدہ میں دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کیے جائیں گے، اوپر اٹھانا جائز نہیں، البتہ اس صورت میں نماز ہو جائے گی۔

سوال: کیا عورت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لیے نماز میں سر ڈھانپنا ضروری ہے، باریک دوپٹہ کہ جس میں بال نظر آئیں، میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔

سوال: نماز میں ڈکار لیا، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوا۔

سوال: سجدہ میں جاتے وقت کپڑے سمیٹنا کیسا ہے؟

جواب: سجدہ میں جاتے وقت کپڑے نہیں سمیٹنے چاہیے، اس سے منع کیا گیا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ، لَّا أَكُفُّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا .

”مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز اس بات کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ (حالت نماز یا نماز سے پہلے) بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔“

(صحيح البخاري : 816، صحيح مسلم : : 490)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”حدیث کے ظاہر کا تو تقاضا یہی ہے کہ یہ نہی و ممانعت حالت نماز کے متعلق

ہے۔ داؤدی کا میلان و رجحان بھی یہی ہے۔تھوڑا سا آگے جا کر امام بخاری رحمہ اللہ نے بَابُ لَا یَکُفُّ ثَوْبَهٗ فِي الصَّلَاةِ (اس باب میں نماز میں کپڑا نہ سمیٹنے کا بیان ہے۔) قائم کیا ہے۔ یہ بھی اسی بات کی مؤید ہے۔''

(فتح الباري : 296/2)

امام نسائی رحمہ اللہ (۲/ ۲۱۵، ح:۱۱۱٦) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ (۱۰۴۰) کی تبویب سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

۞ امام الأئمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ان الفاظ میں باب قائم کیا ہے:

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ.

''یہ نماز کے اندر کپڑے سمیٹنے پر ڈانٹ کے متعلق باب ہے۔''

(صحيح ابن خزيمة : 782)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ وَثَوْبُهٗ مُشَمَّرٌ أَوْ كُمُّهٗ أَوْ نَحْوُهٗ.

''علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ کپڑا یا آستین وغیرہ چڑھانے کی ممانعت نماز کے بارے میں ہے۔''

(شرح مسلم :193/1)

یعنی نماز کے علاوہ ممانعت نہیں ہے۔

۞ نیز لکھتے ہیں:

هُوَ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ فَلَوْ صَلّٰى كَذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَصَحَّتْ صَلَاتُهٗ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ.

''آستین چڑھا کر نماز پڑھنے کے بارے میں نہی، نہی تنزیہی ہے۔ (یعنی نا قابل مؤاخذہ خطا ہے۔) اگر کوئی اس حال میں نماز پڑھ لے، تو یہ مستحسن اقدام نہ ہوگا، لیکن اس کی نماز درست اور صحیح ہے۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے علما کے اجماع کو اس مسئلہ میں دلیل بنایا ہے۔''

(شرح مسلم :193/1)

❁ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بھی اجماع علما کا دعویٰ کیا ہے کہ ایسے نمازی پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

(الأوسط لابن المنذر : 184/3)

راجح اور صحیح بات یہی ہے کہ یہ ممانعت مطلق نہیں ہے، بلکہ صرف نماز کے اندر منع ہے

سوال: ''ہاف بازو شرٹ'' میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز درست ہے۔

سوال: سدل کسے کہتے ہیں؟

جواب: کندھوں پر کپڑا ڈال کر اس کے دونوں اطراف کو لٹکانا، سدل کہلاتا ہے، اگر اس کے ایک پلو کو باندھ دیا جائے، تو وہ ''سدل'' نہیں کہلائے گا۔

❁ امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ (۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلسَّدْلُ هُوَ إِسْبَالُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضُمَّ جَانِبَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ ضَمَّهٗ فَلَيْسَ بِسَدْلٍ .

''سدل یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں اطراف کو سامنے لٹکانا۔ اگر کپڑے کی ایک طرف کو باندھ دیا جائے، تو یہ سدل نہیں ہے۔''

(غريب الحديث : 482/3)

سدل نماز میں مکروہ ہے۔ نماز کے علاوہ نہیں۔

❁ سعید بن وہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَلِيًّا رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ سَدَلُوا فَقَالَ : كَأَنَّهُمُ الْيَهُودُ خَرَجُوا مِنْ فُهْرِهِمْ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا، انہوں نے سدل کیا ہوا تھا، فرمایا: یہ یہودی لگتے ہیں، جو اپنے تہوار سے واپس آ رہے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :6481، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ مُخَالَفَةً لِّلْيَهُودِ وَقَالَ : إِنَّهُمْ يَسْدُلُونَ .

''آپ رضی اللہ عنہ یہود کی مخالفت کی وجہ سے نماز میں سدل کو مکروہ خیال کرتے تھے، نیز فرماتے تھے: یہودی سدل کرتے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 6484، وسندهٗ صحيحٌ)

سدل مکروہ تنزیہی ہے۔ بعض اہل علم سے نماز میں سدل کرنا بھی ثابت ہے۔

تنبیہ:

اس باب میں کوئی مرفوع روایت ثابت نہیں۔

سوال: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے۔ یہ اسراف ہے۔ اسراف ہر چیز میں منع ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾(الأنعام: ١٤١)

''اسراف مت کرو، اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔''

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِسْرَافُ مَكْرُوهٌ بِالْاِتِّفَاقِ .

''(وضو اور غسل کرتے ہوئے) ضرورت سے زائد (پانی استعمال کرنا) بالاتفاق مکروہ ہے۔''(المَجموع :467/1)

تنبیہ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ : مَا هٰذَا السَّرَفُ فَقَالَ : أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ : نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهَرٍ جَارٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے، فرمایا: یہ اسراف کیوں؟ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں، اگرچہ آپ چلتے دریا کے کنارے پر بھی ہوں۔''

(سنن ابن ماجه : 425)

سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن لہیعہ ضعیف، مدلس اور مختلط ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِالْاِتِّفَاقِ لِاخْتِلَالِ ضَبْطِهِ .

''حافظہ کی خرابی کی وجہ سے یہ بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(خلاصة الأحكام : 625/2)

❀ امام ابوبکر جصاص حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ كَثِيرُ الْخَطَإِ .

''ضعیف اور کثیر الخطا ہے۔''

(أحكام القرآن : 323/1)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ : لَا تُسْرِفْ، لَا تُسْرِفْ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا، تو فرمایا: اسراف مت کیجئے، اسراف مت کیجئے۔''

(سنن ابن ماجه : 424)

سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن مصفی حمصی تدلیس تسویہ کرتا تھا۔

② بقیہ بن ولید بن تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے۔

③ محمد بن فضل بن عطیہ عنسی ''متروک وکذاب'' ہے۔

سوال: بلا وجہ طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: بلا وجہ طلاق بالاتفاق مکروہ ہے۔

سوال: نمازی کے آگے سترہ کے لیے رومال رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): رومال کوسترہ نہیں بنایا جاسکتا۔ سترہ کی لمبائی اونٹ کی پالان کی پچھلی لکڑی جتنی ہونی چاہیے، جوقریباً ایک ڈیڑھ فٹ ہے۔

(سوال): نمازی کا عکس شیشے میں نظر آئے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): کوئی حرج نہیں۔ نمازی کو چاہیے کہ اپنی نگاہ سجدے والی جگہ پر رکھے۔

(سوال): حالت نماز میں نسوار یا سگریٹ جیب میں ہے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نسوار یا سگریٹ کی حرمت اپنی جگہ، مگر اس صورت میں نماز ہوجائے گی۔

(سوال): سینما کی چھت پر نماز پڑھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز ہوجائے گی۔

(سوال): نماز میں تعوذ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): سنت ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ التَّعَوُّذَ بَعْدَ دُعَاءِ الْإِسْتِفْتَاحِ سُنَّةٌ بِالْإِتِّفَاقِ .

''جان لیجئے کہ دعائے استفتاح کے بعد تعوذ پڑھنا بالاتفاق سنت ہے۔''

(نتائج الأفكار :410/1)

(سوال): جس کمرے میں تصاویر آویزاں ہوں، وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): ایسے کمرے میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے، البتہ اگر پڑھ لی، تو ہوجائے گی۔

(سوال): ٹائی لگا کر نماز پڑھی، کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز درست ہے۔

(سوال): حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام کمائی کا گناہ اپنی جگہ، مگر اس لباس میں نماز ہو جائے گی۔

تنبیہ:

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے:

مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً مَادَامَ عَلَيْهِ .

''جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا، اس میں ایک درہم حرام کا تھا، تو جب تک وہ کپڑا پہنے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 5732)

سند ضعیف ہے۔

① بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے۔

② ہاشم اوقص غیر ثقہ ہے۔

③ عثمان بن زفر جہنی مجہول الحال ہے۔

اس کی متابعت یزید بن عبداللہ جہنی نے کی ہے، وہ خود مجروح ہے۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(شعب الإيمان، تحت الحديث : 5707)

سوال: مریض کا گدے پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: گدا پاک ہے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: سوئے ہوئے شخص کے سامنے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ أَهْلِهٖ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لیے بیدار ہوتے، قیام اللیل فرماتے، جبکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔''

(صحيح البخاري : 515، صحيح مسلم : 512)

سوال: کھاد والی گھاس پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ کھاد یا کوئی بھی مادہ زمین میں محلول ہو جاتا ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَدَعُوهُمَا، وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ .

فجر کی سنتیں نہ چھوڑیں، اگر چہ دشمن کے گھوڑے آپ کو روند دیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 405/2، سنن أبي داوٗد : 1258)

جواب: سند ''ضعیف'' ہے۔ ابن سیلان مجہول الحال ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۱۲۳/۵'' میں ذکر کیا ہے۔

❀ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَالُهٗ مَجْهُولٌ، لَا تُعْرَفُ .

''یہ مجہول الحال شخص ہے، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔''

(بيان الوهم والإيهام : 385/3)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ. ''غیر معروف ہے۔''

(میزان الاعتدال: 547/2)

(سوال): ایک شخص فجر کی سنتیں دو کی بجائے غلطی سے چار پڑھ لیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): سجدہ سہو کر لے، نماز مکمل ہے۔ اس میں دو سنت ہو جائیں گے اور دو نوافل۔

(سوال): غروب آفتاب کے وقت تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد کا کیا حکم ہے؟

(جواب): تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد سببی نمازیں ہیں، اوقات ممنوعہ میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت عام نوافل ممنوع ہیں۔

(سوال): کیا دن میں ایک بار تحیۃ المسجد ادا کرنا واجب ہے؟

(جواب): تحیۃ المسجد واجب نہیں، سنت ہے۔ دن میں ایک بار ہو یا کئی بار۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ اسْتِحْبَابُ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهِيَ سُنَّةٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کے لیے دو رکعت مستحب ہیں، اس کے سنت ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح صحیح مسلم: 226/5)

(سوال): اپنے اوپر بطور جرمانہ نفل واجب کر لینا کیسا ہے؟

(جواب): درست ہے، یہ نذر کی ایک صورت ہے، جس کی ادائیگی ضروری ہے، ورنہ کفارہ لازم آئے گا۔

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

''آپ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں سورت اخلاص کی تلاوت کرتے، پھر رفع الیدین کرتے اور رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔''

(جزء رفع اليدين للبخاري : 96)

(جواب): سند ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم ائمہ حدیث کے ہاں ضعیف ہے۔

❀ امام ابوبکر جصاص حنفی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(أحكام القرآن : 57/3)

❀ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ رِوَايَتَهُ لَيْسَتْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَسَانِيدِ الْقَوِيَّةِ .

''محدثین کرام کے نزدیک اس کی روایت قوی نہیں ہوتی۔''

(شرح مشكل الآثار : 388/3)

❀ علامہ قدوری حنفی (۴۲۸ھ) لکھتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ وَتَرْكِ الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ .

''اس کے ضعیف اور ناقابل حجت ہونے پر اجماع ہے۔''

(التّجريد : 6109/12)

(سوال): نوافل میں غلطی پر سجدہ سہو نہ کیا، تو کیا اعادہ واجب ہے؟

(جواب): اعادہ واجب نہیں۔

(سوال): فرائض اور سنتوں کے درمیان درس و تدریس کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، خیر کی بات کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے۔

(سوال): وتروں کے بعد دو مختصر رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا ثابت ہیں یا نہیں؟

(جواب): ثابت ہیں۔

❀ سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اللیل کیا تھا؟ فرمایا: تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ کے بعد وتر ادا کرتے، اس کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔ رکوع کھڑے ہو کر کرتے، پھر اذان اور اقامت کے درمیان فجر کی دو سنتیں ادا کرتے۔''

(صحیح مسلم: 738)

(سوال): نماز تراویح میں نابالغ سامع کو پہلی صف میں کھڑا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): تراویح میں سامع کی جگہ مخصوص کرنے کے لیے جائے نماز بچھانا کیسا ہے؟

(جواب): یہ ضرورت ہے، کیونکہ سامع ایسی جگہ پر کھڑا ہوتا ہے، جہاں وہ قاری کی قرأت بالکل صحیح سماعت کر سکے اور غلطی کی صورت میں بآسانی لقمہ دے سکے۔ اس لیے سامع کی جگہ مختص کرنے کے لیے جائے نماز بچھانا درست ہے۔

(سوال): قرآن سے دیکھ کر لقمہ دینا کیسا ہے؟

(جواب): بلا کراہت جائز ہے۔

❁ ثابت بنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَنَسٌ يُّصَلِّي وَغُلَامُهُ يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ خَلْفَهُ، فَإِذَا تَعَايَا فِي آيَةٍ، فَتَحَ عَلَيْهِ .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو ان کا غلام ان کے پیچھے قرآن پکڑ کر کھڑا ہو جاتا۔ جب آپ کسی آیت پر رکتے تو لقمہ دے دیتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 337/2، السنن الكبرٰی للبَیهقي : 212/3، وسندہٗ صحیحٌ)

مصحف سے دیکھ کر لقمہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس کے خلاف سلف سے کچھ ثابت نہیں۔

سوال: کیا تراویح کی جماعت مسجد کے علاوہ ہو سکتی ہے؟

جواب: تراویح کی نماز کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

سوال: کیا عورتوں کے لیے بھی تراویح مشروع و مسنون ہے؟

جواب: جی ہاں، عورتوں کے لیے بھی تراویح سنت مؤکدہ ہے۔

❁ علمائے احناف لکھتے ہیں:

اَلتَّرَاوِيحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ مُنْكِرُهَا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مَرْدُودُ الشَّهَادَةِ .

''تراویح مردوں اور عورتوں سب کے لیے مؤکد سنت ہے، اس پر صحابہ اور بعد والے ائمہ کا اجماع ہے، اس کا منکر بدعتی گمراہ ہے اور اس کی شہادت قبول نہیں۔''

(غنية المستملي لإبراهيم الحلبي، ص 382، مَجمع الأنهر لشيخي زاده : 135/1، حاشية الطّحطاوي، ص 411)

۞ علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ (۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلتَّرَاوِیحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِمُوَاظَبَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِجْمَاعًا .

''تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے، کیونکہ خلفائے راشدین نے اس پر ہمیشگی کی ہے۔''

(الدّرّ المختار : 43/2)

سوال: بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح نوافل ہیں اور نوافل بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے نصف اجر ملتا ہے، البتہ عذر کی بنا پر بیٹھ کر پڑھنے والا مکمل اجر وثواب کا مستحق ہے، ان شاءاللہ!

سوال: وضو کی نیت زبان سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے، نیت دل سے کی جاتی ہے۔

۞ علامہ بیضاوی (۶۸۵ھ) لکھتے ہیں:

اَلشَّرْعُ خَصَّصَهَا بِالْإِرَادَةِ الْمُتَوَجِّهَةِ نَحْوَ الْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِّوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَامْتِثَالًا لِّحُكْمِهٖ .

''شریعت میں نیت کسی فعل کے ارادے کا نام ہے، جس میں اللہ کی رضا اور اس کے حکم کی بجا آوری مقصود ہو۔''

(تُحفة الأبرار :20/1)

سوال: وضو سے پہلے تعوذ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔

سوال: وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: جس کیسٹ میں قرآن کی ریکارڈنگ ہو، اسے بے وضو چھونا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں، صرف مصحف کو چھوتے وقت باوضو ہونا ضروری ہے۔

سوال: زکام کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: زکام کے قطرات ناپاک نہیں۔

سوال: کیا ''وین'' میں انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کسی کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: گرمی دانہ کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ پسینے کے حکم میں ہے، یعنی ناپاک نہیں اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا جنبی بغیر کلی کیے پانی پی سکتا ہے؟

جواب: پی سکتا ہے۔

سوال: کیا غسل جنابت میں غرغرہ ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا کھڑے ہو کر غسل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کیا جا سکتا ہے۔